کلام: گوھرؔ جارچوی

منقبت

بڑا عظیم ہے رتبہ حسینؑ کے گھر کا
طواف کرتا ہے کعبہ حسینؑ کے گھر کا

وہ جھوم جھوم کے پڑھتے ہیں سورہِ رحمٰن
اُنھی کی نسلوں میں ہوتے ہیں بوذرؓ و سلمانؑ
جو لوگ کھاتے ہیں صدقہ حسینؑ کے گھر کا

ہم اِک اِکائی ہیں ٹکڑوں میں بَٹ نہیں سکتے
وفا کی راہ سے ہم لوگ ہٹ نہیں سکتے
ہمیں تو یاد ہے رَستہ حسینؑ کے گھر کا

وہ عرش و فرش ہو سدرہ ہو چاہے خلد و جناں
دیا نگاہوں نے کونین گھوم کر یہ بیاں
ہے یہ تمام علاقہ حسینؑ کے گھر کا

رَچی ہے خوشبو فضاؤں میں ھل اَتیٰ والی
ہیں انبیاء بھی اِسی گھر کے باغ کے مالی
فرشتے دیتے ہیں پہرہ حسینؑ کے گھر کا

ہے فرش عرش کا دیواریں نور کی ہیں حضور
چراغ شمس و قمر دَر ہے اِس مکان کا طور
بہت حَسین ہے نقشہ حسینؑ کے گھر کا

نہ اب سقیفہ نہ اُس کے نظام کا ہے نشاں
امیرِ شام ہے نہ تختِ شام کا ہے نشاں
کمال کا ہے نشانہ حسینؑ کے گھر کا

عجب ہے اِن کی سخاوت کی شان اور دستور
جہاں سے رزق دو عالم کو مل رہا ہے حضور
وہاں بھی جاتا ہے کھانا حسینؑ کے گھر کا

یہ ماہ و سال یہ صدیاں ہیں جس کے سامنے ڈھیر
کِیا بغیر چلے جس نے کائنات کو زیر
ہے چھ مہینے کا بچہ حسینؑ کے گھر کا

مکینِ عرشِ بریں گھومنے کہاں جاتا
وہ جسم رکھتا تو خود فرش پر اُتر آتا
خدا بھی کر کے بہانہ حسینؑ کے گھر کا

دل و دماغ میں جو اب بھی نور بھرتا ہے
زمانہ کہہ کے جسے عرش یاد کرتا ہے
ہے ایک نام پرانا حسینؑ کے گھر کا

اُسی کے فیض کے رنگوں سے سب سجائے گئے
اُسی سے نبیوں کے ولیوں کے گھر بنائے گئے
دیا خدا نے جو صدقہ حسینؑ کے گھر کا

کسی کو ڈانٹتا ہے نہ کسی کو ٹالتا ہے
فقط یہ دنیا نہیں عالمین پالتا ہے
نہ جانے کتنا ہے خرچہ حسینؑ کے گھر کا

یہاں ادب سے جو جنت کھڑی ہوئی دیکھی
جب اِن کے قدموں میں کوثر پڑی ہوئی دیکھی
غلام ہو گیا دریا حسینؑ کے گھر کا

قصیدے لکھتا ہے اللہ اِس لئے سب کے
یہ اُس کے سامنے سجدہ گزار ہیں جبکہ
ہے بچہ بچہ خدا سا حسینؑ کے گھر کا

قیام رہتا ہے گوہر بڑے گھرانوں میں
شمار ہوتا ہے اعلیٰ کے نسب کے دانوں میں
جسے نصیب ہو دانا حسینؑ کے گھر کا